سوال

(175) مسجد میں وضوء کرنا جائز ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مسجد میں وضوء کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب مسجد میں وضوء کیلیۓ الگ جگہ بنی ہو تو وضوء کرنا مطلقاً جائز ہے لیکن وضوء کا گھر میں کر کے جانا افضل ہے کیونکہ عبداللہ الصنابحی کی صحیح حدیث میں ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مؤمن بندہ وضوء کرتا ہے اور کلی کرتا ہے تو اسکے منہ کے گناہ سب نکل جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی چڑھا کر جھاڑتا ہے تو ناک کے سارے گناہ نکل جاتے ہیں اور جب چہرہ دھوتا ہے تو چہرے سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک آنکھ کی پلکوں کے نیچے سے بھی جاتے ہیں اور جب ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھ کے گناہ یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں اور جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ یہاں تک کانوں سے بھی نکل جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ یہاں تک کہ پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں پھر اسکا مسجد تک چلنا اور اس کا نماز اس کیلیۓ نفل ہو جاتا ہے''۔ (رواہ مالک والنسائی) جیسے کہ المشکاۃ (1/39) میں ہے

اور صحیح میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث آئی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کی باجماعت پڑھی ہوئی نماز اسکی گھر یا بازار میں پڑھی نماز سے پچیس گنا زیادہ ہوتی ہے اور یہ اس وجہ سے کہ جب وہ اچھی طرح وضوء کر کے گھر سے مسجد کی طرف نکلتا ہے نماز ہی کیلیۓ گھر سے نکلا ہے تو وہ بھی قدم اٹھاتا ہے تو اس سے اس کا ایک درجہ بلند ہوگا اور ایک گناہ معاف ہوگا جب وہ نماز پڑھتا ہے اور پھر اپنی نماز والی جگہ پر ہی ہوتا ہے تو فرشتہ اس کیلیۓ دعائیں کرتے ہیں اے اللہ! اس پر رحم فرما اے اللہ! اسکی مغفرت فرما اے اللہ! اس پر رحم فرمایا۔ اور جب تک یہ نماز کے انتظار میں ہوتا ہے تو گویا کہ نماز ہی میں ہوتا ہے''۔

تو یہ دونوں اور اس جیسی دیگر احادیث سے گھر میں وضوء کرنے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

مسجد کے اندر وضوء کرنا جائز ہے لیکن تھوکے بغیر کیونکہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے جیسے کہ اس کا تذکرہ حدیث میں ہے اور دلیل اس کی بخاری کی وہ حدیث ہے جو (1/25) میں نعیم المجمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی چھت پر چڑھا تو انہوں نے وضوء کیا اور کہا: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے: ''میری امت قیامت کے دن جب بلائی جائیگی تو غر (چمکتے ماتھے والے) اور محجلین (چمکتے پاؤں والے) ہونگے وضوء کے آثار کی وجہ سے تو جو اپنی چمک مزید بڑھا سکتا ہے بڑھائے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مسجد کے اندر وضوء کیا تھا۔

اور اس لئے بھی کہ ہم ذکر کر چکے ہیں کہ مستعمل پانی پاک ہے اور عنقریب پھر اسکا ذکر آئے گا۔

ابن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مسجد میں وضوء کے جواز پر اہل علم کا اتفاق ہے جیسے کہ اعلام الساجد ص (311) میں ہے۔

اور المجمع (2/21) میں ہے : ''کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں وضوء کیا''۔ (احمد باسناد حسن)

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی سنن (4/322) میں روایت کیا ہے ''باب من توضأ فی المسجد عمن یخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ''باب ہے جو مسجد میں وضوء کرتا ہے مروی ہے اس سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا تھا''۔ اس نے کہا : ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خفیف وضوء کیا'' اور المغنی (1/164) میں ہے : ''مسجد میں وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اسکے وضوء کرنے سے کس کو تکلیف نہ ہو اور نماز کی جگہ گیلی نہ ہوتی ہو' ابن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں : ''شہروں کے جن علماء سے ہم نے علم سیکھا ہے وہ اسے مباح سمجھتے تھے انمیں ابن عمر' ابن عباس' عطاء' طاؤس' ابو بکر بن محمد' ابن عمرو' ابن حزم' ابن جریج اور عام اہل علم ہیں''۔

اور اسی طرح فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ میں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص390

محدث فتویٰ